پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقیؒ

(۱۹۴۴-۲۰۲۰ء)

مجلّہ علوم اسلامیہ جلد ۳۷، ۲۰۲۰-۲۰۲۱ء کی

خصوصی اشاعت

ادارہ علوم اسلامیہ
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، انڈیا

Scanned with CamSca

All rights reserved. No part of this publication may be reproduced, stored in a retrieval system or transmitted in any form or by any means, electronic, mechanical, photocopying, recording or otherwise, without the prior permission of the publisher.

© Copyright
Publications Division
Aligarh Muslim University, Aligarh

ISBN : 978-93-91456-04-7

نام کتاب	:	پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقیؒ (۱۹۴۴-۲۰۲۰ء) مجلہ علوم اسلامیہ جلد ۳۷، ۲۰۲۰-۲۰۲۱ء کی خصوصی اشاعت
نگراں	:	پروفیسر محمد اسماعیل، صدر شعبہ
مدیر اعلیٰ	:	پروفیسر عبید اللہ فہد (مرتب)
مدیر	:	پروفیسر عبدالحمید فاضلی
مدیر رفیق	:	ڈاکٹر ضیاء الدین فلاحی (مرتب)
صفحات	:	۲۲۸
سن اشاعت	:	۲۰۲۲ء
تعداد	:	۲۰۰
قیمت	:	۶۰۰ روپے
پبلشر و پرنٹر	:	پبلیکیشن ڈویژن، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

مقالہ نگاروں کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

ادارہ علوم اسلامیہ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ۲۰۲۰۰۲

Scanned with CamSca

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظریہ کی تبدیلی یا سیاسی حکمت عملی

تغلیط یا مکالمہ

شیخ الجامعہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی پروفیسر طارق منصور نے انگریزی روزنامہ دی ہندو میں ۱۳ر جولائی ۲۰۲۱ء کے شمارہ میں ایک خوبصورت تحریر شائع کی ہے جس کا عنوان ہے:

Dialogue Over Discord

''راشٹریہ سویم سیوک سنگھ سرسنچالک موہن بھاگوت کی حالیہ تقریر میں اتحاد و یک جہتی کے لیے امید کی کرن!''

شیخ الجامعہ نے وسیع النظری اور فراخی قلب کے ساتھ اس تقریر کے مثبت پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے اور کسی تجزیہ سے گریز کیا ہے۔ پروفیسر منصور نے وزیر اعظم نریندر مودی کے اُس خطاب کا بھی حوالہ دیا ہے جو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی صدی تقریبات ۲۰۲۰ء کے موقع پر مسلمانوں سے انہوں نے کیا تھا۔ ہم شیخ الجامعہ کی اس تحریر کا خیر مقدم کرتے ہیں اور اس کے اطراف وجوانب پر روشنی ڈالنا ضروری سمجھتے ہیں۔

شیخ الجامعہ کی اس تحریر میں موہن بھاگوت کے ذریعہ اٹھائے گئے دو مسائل پر گفتگو کی گئی ہے: امن و آشتی سے بقائے باہم کو فروغ اور ایک مخلوط تہذیب کی تشکیل کے لیے مکالمہ پر زور تمام مذاہب، ثقافتوں اور روایات کی پیروی کی آزادی کے ساتھ (۱)۔ پروفیسر منصور نے سرسنچالک کی اس تقریر کو اُس کے وسیع تناظر میں دیکھنے پر زور دیا ہے اور اس مثبت پیش رفت کی تحسین کی ہے۔ (۲)

۲۱ر جولائی ۲۰۲۱ء کو گوہاٹی میں ایک کتاب کی رسم اجرا تقریب میں موہن بھاگوت نے ترمیم شہریت قانون The Citizenship(Amendment)Act اور قومی مردم شماری رجسٹر National Register of Citizens پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ ان قوانین سے مسلمانوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ یہ تو افغانستان، بنگلہ دیش اور پاکستان سے ہجرت کر کے آنے والے ستم رسیدہ ہندوؤں کو شہریت عطا کرنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ اُن کے الفاظ میں ''کوئی واحد مسلمان بھی ترمیم شہریت کے نئے قانون کو نافذ کرنے سے خسارہ میں نہ ہوگا۔ ہندوستان نہرو- لیاقت معاہدہ ۱۹۵۰ء پر عمل کرتا آیا ہے جس کے مطابق دونوں ممالک اپنی اقلیتوں کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ بدقسمتی سے پاکستان اس معاہدہ کو نافذ کرنے میں ناکام رہا ہے''۔

Scanned with CamSca

ہندوستان میں عربی سیرت نگاری - آغاز وارتقاء، تحقیقات اسلامی، علی گڑھ، ۳/۴، اکتوبر - دسمبر ۱۹۸۴ء، ص ۹-۲۱

(حضرت) یوسف علیہ السلام کی قید کی مدت، تحقیقات اسلامی، علی گڑھ، ۳۳/۱، جنوری - مارچ ۲۰۱۴ء، ص ۴۷-۶۰

۲-عربی مقالات

الامام ابن تيمية ودراسة التاريخ الاسلامي، بحوث الندوة العالمية عن حياة شيخ الاسلام ابن تيمية واعماله الخالدة، ربيع الآخر ١٤٠٨ھ/نوفمبر ١٩٨٧م، الجامعة السلفية، بنارس الهندية، المطبعة السلفية، صفر ١٤١٢/أغسطس ١٩٩١ء، الطبعة الأولى، ص ٣٦٢-٣٨٢ (نقله الى العربية د۔ مقتدى حسن الأزهرى، د۔ عبدالرحمن الفريوائى) مشموله: بحوث الندوة العالمية عن حياة شيخ الاسلام ابن تيمية واعماله الخالدة، ربيع الآخر ١٤٠٨ھ/ نوفمبر ١٩٨٧م، الجامعة السلفية، بنارس الهندية، المطبعة السلفية، صفر ١٤١٢/أغسطس ١٩٩١ء، الطبعة الأولى

۳-انگریزی مقالات

Some Literary And Historical Aspects of Ijaz-I-Khusravi pp 25-36

مشمولہ: امیر خسرو ہفت صد سالہ جشن (۱۱-۱۳/فروری ۱۹۷۲ء) ابوالکلام آزاد اورینٹل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، باغ عام، حیدرآباد، ب ت

پروفیسر محمد یسٰین مظہر صدیقیؒ نے اپنی ایک کتاب کی تمہید میں ''تین غیر مسلکی'' بزرگوں کا ذکر خیر کیا ہے:

۱- ڈاکٹر سید مجاہد حسین زیدی، جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی، جامعہ کالج میں تاریخ کے استاد

۲- پروفیسر سید ابوالکاظم قیصر زیدی (۱۹۱۳-۱۹۸۷ء) استاذ اردو ادب جامعہ ملیہ اسلامیہ

۳- پروفیسر سید نورالحسن (۱۹۳۱-۱۹۹۳ء)، صدر شعبہ تاریخ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

ان تینوں اکابر علم کا بڑی عقیدت ومحبت سے تذکرہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''خاکسار راقم سے ان تینوں اساتذہ کرام کا مسلکی اور دینی اختلاف تھا۔ سیاسی نقطہ نظر میں بھی تصادم تھا۔ تاریخ اور اسلامی تاریخ کے مطالعہ، تحقیق و تحریر میں کبھی کبھی سخت مغائرت کی شکل پیدا ہوجاتی تھی۔ حق و روایات مشرقی کی پاسداری کے علاوہ ہمارا ذہنی وفکری اختلاف ہمیشہ رہا۔ اور یہ ان بزرگ ارواح اور مقدس پیکر ثلاثہ کی عظمت وشرافت کی بات ہے کہ انہوں نے اپنے اس جسارت آزما شاگرد کی اختلافی تحریروں کو بھی سراہا۔ اس کی ہمت افزائی کی اور اس کو آگے بڑھایا۔ تلمیذانہ عقیدت ومحبت تقاضا کرتی ہے کہ اس کتاب لطیف میں جو محبت ویگانگت کے اوراق مصور کا پیکر رکھتی ہے، ان تینوں استاذوں اور مربیوں کے احسانات وعطایا کا پورا پورا اعتراف کیا جائے''۔

کچھ اسی طرح کا معاملہ پروفیسر محمد یسٰین مظہر صدیقی کے ساتھ میرا بھی رہا۔ وہ میرے محسن تھے، علی گڑھ میں سب سے بڑے محسن۔

پروفیسر عبیداللہ فہد فلاحی

₹ 600/-

ISBN 978-93-91456-04-7

9 789391 456047

Published by:
Publications Division
Aligarh Muslim University, Aligarh-202002
Internal : 0571-2700920, Extn. 1231
Email: pub_div@rediffmail.com

Scanned with CamScanner